فیض صاحب القبلتین
فی تحقیق ماء القلتین

تصنیف لطیف

حضور مُفسّر اعظمِ پاکستان، فیضِ ملت
حضرت علامہ
الحافظ ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

تخریج وتحشیہ

ابو ثوبان
علامہ محمد کاشف مشتاق عطاری
مدظلہ العالی

ناشر
بزم فیضان اویسیہ
www.faizahmedowisi.com
رابطہ : 0300.2927901 _ 0334.3184596

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

فیض صاحب القبلتین
فی
تحقیق ماء القلتین

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

پیش لفظ

الحمد للہ حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰م) عالمِ اسلام کے ایک عظیم مُصنّف ہیں۔ آپ کی کُتب ورسائل کی تعداد کم وبیش چار ہزار ہے جس میں سے کئی کُتب اشاعت کی منتظر ہیں۔

بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان نے ماضی میں چند رسائل وکُتب کو چھاپنے کی ادنیٰ کوشش کی ہے اور اِسی کاوش کو زندہ رکھتے ہوئے اس رسالہ "فیض صاحب القبلتین فی تحقیق ماء القلتین" کو بھی چھاپنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

اللہ کریم اپنے حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہماری اِس کاوش کو قبول فرمائے اور کل بروزِ قیامت اس کارِ خیر کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

اس رسالہ کی اشاعت میں جن ساتھیوں نے مالی معاونت کی یا کسی بھی قسم کا تعاون کیا اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل اُن کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اُن کی تمام جائز خواہشات کو پورا فرمائے۔ (آمین)

محمد فہد احمد اُویسی

صدر بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان

استفتاء: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ ذی وقار اِس مسئلہ میں کہ ایک جگہ پانی کھڑا ہے اور اُس کی مقدار صرف قلتین یعنی، دو بڑے مٹکے ہیں اُس سے وضوو غسل جائز ہے؟ یہاں غیر مقلّد مولوی رہتا ہے وہ جائز کہتا ہے اور وہ اپنے دعویٰ میں ذیل کی احادیث پیش کرتا ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: « إِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ فَإِنَّہُ لَا یَنْجُسُ » (رواہ ابوداوٗد)([1])

یعنی، ابوداوٗد میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی قلتین ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخبث» ۔(رواہ ابوداوٗد) ([2])

یعنی، ابوداوٗد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سے اُس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو جنگل میں ہوتا ہے اور اُس میں سے چارپائے اور دَرندے باری باری سے پانی پیتے ہیں، آپ نے جواباً فرمایا کہ: جب پانی قلتین ہو تو اُسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

---

1) سنن أبي داود، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَاب مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ، رقم: ٦٥، ٣٩/١

2) سنن أبي داود، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَاب مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ، رقم: ٦٣، ٣٨/١

الجواب منه الهداية وبيده التوفيق الصواب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصّلوٰۃ والسّلام علی من لانبی بعدہ

امابعد! غیر مقلدین کی عادت ہے کہ عوام کو صرف وہ احادیث دِکھاتے ہیں جواُن کے مطلب کی ہوں، جواِن کے مذہب کے خلاف ہوں اُنہیں دَرخورِ اعتناء نہیں سمجھتے۔ فقیر احناف کی مؤیِد روایاتِ صحیحہ عرض کرتا ہے۔ بیدہ التوفیق وھو المستعان

عربی میں کھڑے پانی کو "ماءراکد" کہتے ہیں(3) ، ایسے پانی میں فقہاء کا اختلاف ہے، صحیح وہ ہے جو سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسے پانی سے نہ وضو جائز ہے نہ غسل۔

امام ابو حنیفہ کا عمل اِن احادیثِ مبارکہ سے ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْثُرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ» (متفق علیہ) (4)

یعنی، صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی نیند سے جاگے تو اُسے اپنا ہاتھ برتن میں نہیں ڈالنا چاہیے جب تک اُسے تین بار نہ دھولے؛ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اُس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مسلم میں اِس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں: أهل الحجاز كانوا يستنجون بالأحجار وبلادهم حارة فاذا نام أحدهم عرق فلا يأمن النائم أن يطوف يده على ذلك الموضع النجس (شرح النووی) (5)

یعنی، اہلِ حجاز پتھروں سے استنجاء کرتے تھے تو جب اِن میں سے کوئی سو جاتا تو اُسے پسینہ آجاتا تھا اور اُس سونے والے کا ہاتھ نجس جگہ پڑ جاتا تھا، پس! جب اس کا ہاتھ نجس جگہ پڑے گا تو اُس کا ہاتھ ناپاک ہو جائے گا۔

دوسری حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ» (متفق علیہ) (6)

---

(3) یہ پانی قلیل بھی ہو سکتا ہے اور کثیر بھی۔ اب اگر کثیر پانی میں نجاست گر جائے تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہے یعنی ناپاک نہیں ہو گا اور اگر قلیل ہے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اب قلیل یا کثیر ہونے کی تحدید میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے۔ عند الشوافع قلتین کثیر ہے اور عند الاحناف قلیل ہے۔ قلتین کی مقدار کیا ہے اس میں بھی اختلاف ہے۔ رسالہ ہذا میں اسی مسئلہ کی تحقیق احادیث و شروح احادیث اور دیگر فقہی عبارات سے مؤید کیا گیا ہے۔ چونکہ غیر مقلدین نے حدیث قلتین کو سامنے رکھ کر احناف پر طعن کیا تو مفسرِ اعظم پاکستان مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیثِ قُلتین کی تشریح کر کے اور اس کا محمل بیان کر کے رسالہ ہذا میں ان کا رد فرمایا۔ (از ابو ثوبان)

(4) صحیح البخاري. كِتَاب الْوُضُوءِ. بَاب الِاسْتِجْمَارِ وِتْرًا، رقم: ۱۶۲، ص: ۳۳

صحیح مسلم. كِتَاب الطَّهَارَةِ. بَاب كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكُ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا، رقم: ۲۷۸، ص: ۱۲۱، ولفظه للبخاری

(5) المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج. كِتَاب الطَّهَارَةِ. بَاب كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكُ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا. المجلد الثانی. الجزء الثالث ص: ۱۵۳

(6) صحیح البخاري. كِتَاب الْوُضُوءِ. بَاب الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، رقم: ۲۳۸، ص: ۱۲۱

صحیح مسلم. كِتَاب الطَّهَارَةِ. بَاب النَّهْيِ عَنْ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ، رقم: ۲۸۳، ص: ۱۲۳

وفی روایۃ لمسلم: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا» ([7])

یعنی، صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ: تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو جاری نہ ہو، پھر اُس میں غسل کرے یعنی، عقل مند سے بعید ہے کہ جس پانی میں پیشاب کرے پھر اُسی سے نہائے۔ اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئی پانی میں نہ نہائے حالاں کہ وہ جنبی ہو۔ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! پھر کس طرح نہائے؟ کہا کہ پانی کے باہر بیٹھ کر اس میں سے چلّو لے کر نہائے۔

تیسری حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ»۔ (متفق علیہ) ([8])

یعنی، صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے: جب کوئی کتا تمہارے برتن میں پانی پیے تو اُس برتن کے پانی کو گرا کر سات بار اُس برتن کو دھونا چاہیے۔

چوتھی روایت:

ابو بکر بن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی: أَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنْ صَبِيٍّ بَالَ فِي الْبِئْرِ؟ قَالَ: تُنْزَحُ. (مصنف ابن ابی شیبہ) ([9])

یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کسی نے کنوئیں میں پیشاب کیا تو آپ نے فرمایا کہ اُس کا تمام پانی کھینچا جائے۔

رَوَى الطَّحَاوِيُّ أَنَّ زِنْجِيًّا وَقَعَ فِي بِئْرِ زَمْزَمَ فَمَاتَ فِيهَا فَأَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَأُخْرِجَ وَأَمَرَا بِهَا أَنْ تُنْزَحَ قَالَ فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَتْهُمْ مِنَ الرُّكْنِ فَأَمَرَا بِهَا فَسُدَّتْ بِالْقُبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتَّى نَزَحُوهَا فَلَمَّا نَزَحُوهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ وَالصَّحَابَةُ مُتَوَافِرُونَ مِنْ غَيْرِ نَكِيرٍ فَكَانَ إِجْمَاعًا. ([10])

یعنی، طحاوی میں مروی ہے کہ ایک زنگی زم زم کے کنوئیں میں گر گیا اور مر گیا۔ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زنگی کو نکالا جائے گا اور اُس کا تمام پانی کھینچا جائے۔ راوی نے کہا کہ اُن پر چشمہ غالب ہوا جو حجرِ اسود کی طرف سے جاری تھا، پس! اُن دونوں نے اُس کے بند کرنے کا حکم دیا؛ لہٰذا اُس چشمہ کو چادروں اور کپڑوں سے بند کیا گیا اور اُس کا تمام پانی کھینچ لیا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت تھے اور کسی نے انکار نہ کیا۔

اللہ اُن سے راضی ہو، ایسا ہی بیان کیا ہے اِسے ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصنَّف میں اور صاحبِ دار قطنی نے بھی۔ اہلِ فہم اور طالبِ حق کے لئے اتنا کافی ہے۔ مزید تفصیل فقیر کی شرح دار قطنی "شرح الموسوم بہ انوار المغنی" میں دیکھیں۔

فائدہ: اِن احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ نجاست کے پڑنے سے پانی نجس ہو جاتا ہے اور یہ پانی عام ہے، قلیل اور کثیر کو شامل ہے، برابر ہے کہ قلتین سے کم ہو یا زیادہ۔

---

(7) صحيح مسلم، كِتَاب الطَّهَارَةِ، باب النَّهْيِ عَنْ البول فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ، رقم: ۲۸۲، ص: ۱۲۲

(8) صحيح البخاري، كِتَاب الْوُضُوءِ، بَاب الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ، رقم: ۱۷۲، ص: ۳۴۔
صحيح مسلم، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَاب حُكْمِ وُلُوغِ الْكَلْبِ، رقم: ۲۷۹، ص: ۱۲۲ و لفظه لمسلم

(9) مُصنف ابن أبي شيبة، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، في الفأرة وَالدَّجَاجَةِ وَأَشْبَاهِهِمَا تَقَعُ فِي الْبِئْرِ، رقم: ۱۷۳۲، ۲، ۱۹۷/۱

(10) تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، ۸۰/۱

روایاتِ قلتین کی وجوھات

غیر مقلّدین نے جن روایات سے استدلال کیا ہے وہ یا تو ضعیف ہیں یا نا قابلِ استدلال ہیں یا اُن کی کم فہمی کا نتیجہ ہے اور اُن کی کم فہمی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صدیوں پہلے فرمایا تھا کہ ''سفهاء الأحلام''(11) ہوں گے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''وہابی دیوبندی کی نشانی'' یاد رہے کہ قلتین کی حدیث اَحادیثِ صحیحہ کے مقابل، مفصّلہ ذیل چار وجوہات کے باعث قابلِ عمل اور قابلِ سند نہیں ہے۔

پہلی وجہ:

(ا) یہ حدیثِ (قلتین) ضعیف ہے؛ کیوں کہ اکثر محدّثین رحمہم اللہ نے اِسے ضعیف لکھا ہے۔

چنانچہ زیلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''شرح کنز الدقائق'' میں لکھا ہے: لِأَنَّهُ ضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ حَتَّى قَالَ الْبَيْهَقِيُّ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ الْحَدِيثُ غَيْرُ قَوِيٍّ وَقَدْ تَرَكَهُ الْغَزَالِيُّ وَالرُّويَانِيُّ مَعَ شِدَّةِ اتِّبَاعِهِمَا لِلشَّافِعِيِّ لِضَعْفِهِ.(12)

یعنی، محدّثین کی ایک جماعت نے اِس کا ضعیف ہونا بیان کیا ہے حتیٰ کہ بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو شافعی المذہب ہیں کہا کہ یہ حدیث غیر قوی ہے اور اِس حدیث کو غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور رویانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بسببِ ضعیف ہونے کے چھوڑ دیا باوجود شافعی ہونے کے۔

اور شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''فتح القدیر'' میں لکھا ہے: وَمِمَّنْ ضَعَّفَهُ الْحَافِظُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْقَاضِي إسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْعَرَبِيِّ الْمَالِكِيُّونَ(13)

یعنی، اِس کا ضعیف ہونا حافظ عبد البرّ مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قاضی اسماعیل ابن ابی اسحاق مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن ابو بکر ابن عربی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا۔

علاّمہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں: وقال الدبوسي في ''کتاب الأسرار'' هو خبر ضعيف(14)

یعنی، امام دبوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''کتاب الاسرار'' میں لکھا کہ حدیث قلتین کی ضعیف ہے۔

صاحبِ ہدایہ لکھتے ہیں: ضعفه أبو داؤد(15)

یعنی، ابو داؤد نے اِسے (حدیثِ قلتین کو) ضعیف بیان کیا۔

شاہ عبد الحق رحمہ اللہ نے ''شرح مشکوٰۃ'' میں لکھا ہے: فرماتے ہیں: قال: علی ابن المدینی وهو من أکابر أئمة الحدیث من شیوخ البخاری: لم یثبت هذا الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم(16) نقله الشیخ عبد الحق فی شرح المشکوۃ۔

یعنی، علی ابن مدینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اکابر محدّثین میں سے ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اُستاد ہیں، نے فرمایا: حدیث قلتین کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں۔

---

(11) مکمل حدیث یہ ہے: عن سويد بن غفلة قال علي رضي الله عنه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يأتي في آخر الزمان قوم حدثاء الأسنان سفهاء الأحلام يقولون من خير قول البرية يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز إيمانهم حناجرهم فأينما لقيتموهم فاقتلوهم فإن قتلهم أجر لمن قتلهم يوم القيامة.
صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب إثم من راءى بقراءة القرآن أو تأكل به أو فخر به، رقم: ۵۰۵۷، ص: ۳۴

(12) تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، ۱/۱۰۰

(13) فتح القدير، كِتَابُ الطَّهَارَاتِ، بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يَجُوزُ بِهِ الْوُضُوءُ وَمَا لَا يَجُوزُ، ۱/۸۳

(14) عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب ما يقع من النجاسات في السمن والماء، ۱/۱۰۱

(15) الهداية شرح بداية المبتدي، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ۱/۲۲

(16) لمعات التنقيح، كتاب الطهارة، باب احكام المياه، تحت الحديث: اذا كان الماء قلتين، ۲/۲۰۱

اور ''مظاہر حق'' میں نواب قطب الدین نے لکھا ہے:

یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ حدیث قلتین کی صحت میں محدثین کا بھی اختلاف ہے جیسا کہ مصنّف سفر السعادات جو اکابر محدثین سے ہیں مرقوم فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا قول تو یہ ہے کہ حدیث صحیح ہے مگر ایک دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور علی بن مدینی رحمہ اللہ جو ائمہ حدیث کے امام ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ کے اُستاد ہیں فرماتے ہیں کہ حدیث قلتین رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث قلتین اگر صحیح بھی ہو تو معلوم نہیں کہ قلتین کے یہاں کیا معنی مراد ہیں کیونکہ لغت میں قلتین کے کئی معنی آئے ہیں علاوہ ازیں حدیثِ صحیحہ میں مروی ہے کہ ایک زنگی چاہ زم زم میں گر پڑا تو ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فتویٰ دیا کہ اس کا تمام پانی نکال ڈالنا چاہیے اور آپ نے یہ فتویٰ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے دیا، کسی نے انکار اور ردّ و قدح نہیں کیا۔ پس! اس اثر سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ دو قلہ پانی میں اگر نجاست وغیرہ گر جائے تو وہ پانی پاک نہیں رہتا کیونکہ ابن عباس نے کنوئیں میں زنگی کے گرنے سے تمام پانی کو نکال دینے کا فتویٰ دیا حالانکہ کنوئیں میں دو قلہ سے کہیں زیادہ پانی تھا۔

(مظاہر حق)(17)

دوسری وجہ:

حدیثِ قلتین مخالفِ اجماعِ صحابہ ہے۔

چنانچہ شیخ عبد الحق صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح مشکوٰۃ'' میں فرماتے ہیں: أنه مخالف لاجماع الصحابة فان الزنجي وقع في بير زمزم فأمر ابن عباس وابن الزبير ينزح الماء كله لحضور الصحابة ولم ينكر منهم أحد۔(18)

یعنی، حدیث قلتین کی، اجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مخالف ہے؛ اِس لئے کہ صحابہ کے زمانہ میں ایک زنگی چاہ زم زم میں گر پڑا تھا تو ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صحابہ کے سامنے تمام پانی کے نکال دینے کا حکم کیا اور اُن میں سے کسی نے انکار نہیں کیا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ما ذكرنا في زمزم بحضرة أصحاب النبي فلم ينكروا ذلك عليه (19)

یعنی، اور تمام پانی کے نکالنے کا فتویٰ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے دیا گیا لیکن ان میں سے کسی نے انکار نہیں کیا۔

شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح مشکوٰۃ'' میں لکھا ہے: وكان ذلك بمحضر الصحابة ولم يظهر عن أحدهم منهم الانكار فيكون حديث القلتين مخالفا للاجماع. (20)

یعنی، اور تمام پانی کے نکالنے کا فتویٰ تمام صحابہ کے رُوبرو ہوا لیکن کسی صحابی نے انکار نہیں کیا۔ پس! حدیث قلتین اجماع کے مخالف ہو گئی۔

تیسری وجہ:

قلتین کی حدیث مضطرب ہے یعنی، اِس کے الفاظ اور معانی آپس میں مخالف ہیں۔

چنانچہ پہلی روایت میں ہے: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ»

اور دوسری روایت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الماء وما ينوبه من الدواب والسباع فقال صلى الله عليه وسلم «إذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث» رواہ الترمذی والنسائی وابو بکر وابو داود۔

---

(17) مظاہر حق، کتاب الطھارۃ، باب احکام المیاہ، الفصل الثانی، ۱/۱۷۴، مطبع منشی نولکشور لکھنؤ، ملخصاً وملتقطاً

(18) لمعات التنقيح، كتاب الطهارة، باب احكام المياه، تحت الحديث: اذا كان الماء قلتين، ۲/۲۰۲، ملتقطاً

(19) شرح معاني الآثار، كتاب الطهارة، باب مايقع فيه النجاسة، ۱/۱۸

(20) لمعات التنقيح، كتاب الطهارة، باب احكام المياه، تحت الحديث: اذا كان الماء قلتين، ۲/۲۰۲

یعنی، رسول اللہ ﷺ سے اُس پانی کا حال دریافت کیا گیا جو میدانوں میں ہوتا ہے اور جہاں چوپائے اور درندے باری باری آتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب پانی قلتین ہو تو وہ پلیدی کے بوجھ کو نہیں اُٹھاتا یعنی، ناپاک نہیں ہوتا۔ روایت کیا اس کو ترمذی، نسائی اور ابو بکر اور ابو داؤد نے۔

یہ دونوں روایتیں اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب قلتین پانی میں کوئی چیز پڑ جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا لیکن اِس حدیث اور پہلی حدیث کے معنٰی میں باعتبارِ الفاظ کے اختلاف ہے۔

تیسری روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: «إذا بلغ الماء قدر قلتين أو ثلاث لم ينجسه شيء» ([21])

یعنی، جس وقت پانی دو قلوں یا تین قلوں کے برابر ہو جائے تو اُسے کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی۔

یہ حدیث پہلی دونوں حدیثوں کے مخالف ہوئی؛ کیوں کہ اِس حدیث میں دو قلے یا تین مذکور ہیں نہ معلوم رسول اللہ ﷺ نے دو قلے فرمائے ہیں یا تین قلے جب کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اَور روایت میں چالیس قلّوں کا ذکر ہے۔

چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے «إذا كان الماء أربعين قلة لم ينجسه شيء» ([22]) رواہ محمد بن المنکدر۔

اور شیخ ابن ہمام "فتح القدیر" میں لکھتے ہیں: قد وقع الاضطراب في ذلك الحديث ففي بعض الروايات لفظ قلتين وفي بعضها ثلث قلال وفي بعضها أربعين قلة وفي بعضها أربعين غربا۔ ([23])

یعنی، اِس حدیث میں اضطراب واقع ہوا؛ کیوں کہ بعض روایات میں لفظ قلتین ہے، بعض میں تین قلے، بعض میں چالیس قلے ہیں اور بعض میں چالیس بڑے ڈول ہیں۔

اور ایسا ہی ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔ اور "مظاہر حق" میں نواب قطب الدین نے لکھا: اِس مسئلہ میں پانی کی حدّ اور مقدار متعین کرنے کے سلسلے میں نہ تو حنفیہ کو اور نہ ہی شوافع کو ایسی کوئی صحیح حدیث ہاتھ لگی ہے جس سے معلوم ہو کہ نجاست پڑنے سے کتنی مقدار کا پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور کتنی مقدار کا ناپاک نہیں ہوتا۔ ([24])

الغرض! اِن روایات سے حدیث قلتین کا اضطراب ثابت ہوا۔

چوتھی وجہ:

لفظ قلہ کے کئی معنی ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) قلہ گُلی کو بھی کہتے ہیں، گُلی وہ لکڑی ہوتی ہے جس سے لڑکے بڑی لکڑی سے کھیلا کرتے ہیں یعنی گُلی ڈنڈا۔

(۲) قلہ قبضۂ تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

(۳) قلہ پینے والے برتن کو بھی کہتے ہیں۔

(۴) قلہ اُس چیز کو کہتے ہیں جس سے اُونٹ ہلکا جاتا ہے۔

---

(21) السنن الکبریٰ، کتاب الطھارۃ، باب الفرق بین القلیل والکثیر الذی لاینجس مالم یتغیر، رقم: ۱۲۴۴، ۳۹۶/۱

(22) السنن الکبریٰ، کتاب الطھارۃ، باب الفرق بین القلیل والکثیر الذی لاینجس مالم یتغیر، رقم: ۱۲۴۹، ۳۹۷/۱

(23) فتح القدیر، کتاب الطھارۃ، باب الماء الذی یجوز بہ الوضو ومالا یجوز بہ، ۱۱۸/۱

(24) مظاہر حق، کتاب الطھارۃ، باب احکام المیاہ، الفصل الثانی، ۱۷۴/۱، مطبع منشی نولکشور لکھنؤ، ملخصاً وملتقطاً

(۵) قلہ حَبّ یعنی، بڑے مٹکے کو بھی کہتے ہیں۔

(۶) قلہ جرو یعنی، ٹھلیا کو بھی کہتے ہیں۔

(۷) قلہ قربہ یعنی، مشک کو بھی کہتے ہیں۔

خلاصہ: یہ حدیث معانی متغائرہ کے درمیان مشترک ہوئی۔ پس! جب کسی حدیث میں اِن وجوہاتِ مذکورہ میں سے یعنی، ضعف یا مخالفتِ اجماع یا اضطراب یا اشتراک معانی پایا جائے تو وہ حدیث محدّثین کے نزدیک بالاتفاق حجت نہیں ہوتی، بنابریں اِس حدیث مذکور میں یہ چاروں وجوہات پائے جاتے ہیں؛ لہٰذا یہ حدیث عمل کرنے کے قابل نہیں ہے بالخصوص احادیثِ صحیحہ مذکورہ بالا کے مقابلہ میں۔ الغرض ان وجوہ کے باعث حدیث قلتین کی بالاتفاق متروک ہوگئی۔

حدیثِ قلتین پر عمل نہ کرنے کی ایک اَور وجہ:

ایک اور وجہ حدیث پر عمل نہ کرنے کی یہ ہے جیساکہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے «الماء طهور لا ينجسه شيء» [25]

یعنی، پانی پاک کرنے والا ہے اِسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

یہ حدیث، قلتین کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے یہاں تک کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں حدیث قلتین کے خلاف ایک باب منعقد کیا ہے اور «الماء طهور لا ينجسه شيء» کے موافق۔

چنانچہ اُس باب کی عبارت اِس طرح ہے: بَاب مَا يَقَعُ مِنْ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ أَوْ رِيحٌ أَوْ لَوْنٌ۔

یعنی، باب اُس چیز کا کہ واقع ہو انجاستوں سے گھی میں اور پانی میں اور زہری نے کہا نہیں ہے خوف اس کے جب تک اس کا مزہ، بُو یا رنگ تغیر نہ کرے۔

یہی مذہب امام مالک رحمہ اللہ اور اُن کے متبعین کا ہے۔

پس! حدیث قلتین کی، حدیث «الماء طهور لا ينجسه شيء» کے معارض ہوگئی اور حدیث «الماء طهور لا ينجسه شيء» کو حدیث قلتین پر محمول کرنا ممکن ہے یعنی، حدیث «الماء طهور لا ينجسه شيء» سے مراد قلتین کی مقدار ہے، یہ ممکن نہیں؛ اِس لئے کہ حدیث قلتین کی ضعیف ہے اور «الماء طهور لا ينجسه شيء» سے مراد قلتین کی مقدار لی جائے تو عمومِ حدیث اقویٰ کا حدیث ضعیف کے ساتھ باطل کردینا لازم آئے گا اور یہ بات بالاتفاق باطل ہے۔ پس! حدیث قلتین کی «الماء طهور لا ينجسه شيء» کے ساتھ متروک العمل ہوگئی۔

پھر اِس حدیث «الماء طهور لا ينجسه شيء» اور مذکورہ بالا احادیثِ صحیحہ کے درمیان تعارض ہوا تو اِس حدیث پر دیگر احادیثِ صحیحہ کو دو وجوہات کے باعث ترجیح دی جائے گی۔

دیگر احادیث صحیحہ کو «الماء طهور لا ينجسه شيء» پر ترجیح کی وجوہات:

پہلی وجہ:

یہ احادیثِ صحیحہ، مذکورہ بالا حدیث « الماء طھور لاینجسہ شيء» سے صحیح اسنادوں کے باعث قوی تر ہیں؛ اس لئے کہ یہ احادیث نہایت صحیح ہیں؛ اِسی لئے بخاری اور مسلم نے بھی روایت نہیں کیا۔ پس! جب یہ احادیثِ صحیحہ، مذکورہ « الماء طھور لاینجسہ شيء» پر راجح ہوئی تو ان احادیثِ صحیحہ پر عمل کرنا لازم ہوا اور حدیث « الماء طهور لا ينجسه شيء » متروک العمل ہوگئی۔

---

(25) سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب ما جاء أن الماء لا ينجسه شيء، الفصل الثاني، رقم: 61، 110/1

دوسری وجہ:

یہ احادیثِ صحیحہ، مذکورہ حدیث« الماء طهور لا ينجسه شيء »پر بایں طور پر ترجیح دی جاتی ہے جیسا کہ علمِ اُصول میں قاعدہ مقرر ہو چکا ہے کہ جب دواحادیث آپس میں متعارض ہوں، اُن میں سے ایک تو اباحت پر دلالت کرے اور دوسری حُرمت پر تو عمل حرمت والی پر ہو گا نہ کہ اباحت والی پر۔

پس! حدیث« الماء طهور لا ينجسه شيء»پانی کے مباح اور حلال ہونے کو چاہتی ہے اگرچہ ایک ہی چلو ہو اور وہ احادیثِ صحیحہ حرمت اور نجاست کو چاہتی ہیں لہٰذا « الماء طھور لاینجسہ شيء» اِن احادیثِ صحیحہ مذکور کے ساتھ متروک العمل ہو گئی۔

فائدہ: احادیثِ مذکورہ تعارض سے خالی رہیں لیکن جب اِس پر اجماعِ اُمت ہوا کہ کثیر پانی کا حکم جاری پانی کا حکم ہے۔ پس! حدیث«لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه»اپنے عموم پر باقی نہ رہی اور ان احادیث صحیحہ کے تابع ہو گئی جو "انا" (برتن) اور "بیر" (کنواں) میں مذکور ہیں؛ لہٰذا اس پانی کو طہارت کے ساتھ حکم کرنا واجب ہوا جو اِن احادیثِ صحیحہ کی مقتضا سے زیادہ موافق ہو۔ علاوہ احادیث« الماء طهور لا ينجسه شيء» میں الف لام عہد کا ہے اِس سے ماء کثیر مراد ہے یعنی، بہت پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

لہٰذا اب وہ چنانچہ ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے کتاب "مصنّف" میں لکھا ہے: حدثنا أبو معاوية ، عن عاصم ، عن عكرمة ، قال : مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بغدير فقالوا : يا رسول الله ، إن الكلاب تلغ فيه والسباع ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : للسبع ما أخذ في بطنه ، وللكلب ما أخذ في بطنه ، فاشربوا وتوضؤوا . قال : فشربوا وتوضؤوا . [26]

قال ابو حنيفة :لا بأس به اذا كان عشرا في عشر ما لم يتغير طعمه وريحه ولونه وتوضؤا به. [27]

یعنی، ہم کو ابو معاویہ نے عاصم رحمہ اللہ سے حدیث بیان کی اور اُس نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ غدیر یعنی ،بڑے حوض پر گزرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اِس میں سے کتے اور درندے پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کتوں اور درندوں کے لئے وہ پانی ہے جو اُنہوں نے پی لیا، پس تم پیو اور اِس سے وضو کرو۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: جب پانی دہ دردہ ہو تو اس کا مضائقہ نہیں ہے جب تک اس کا مزہ، رنگ اور بُو نہ بدل جائے۔

غیر مقلدین کو قلتین (دو بڑے مٹکے) پانی میں پڑ جانے کے بعد پانی کو پاک سمجھنے کی من جانب اللہ سزا ملی ہے کہ یہ بہت سی نجس چیزوں کو پاک سمجھ کر عمل میں لاتے ہیں۔ یہ سزا محبوبانِ خدا سے منسوب اشیاء کو حرام کہنے پر ملی ہے کہ جب سے اُنہوں نے میلاد، اعراس، گیارہویں کو حرام کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی غذائیں حرام اشیاء مقدر فرمادی ہیں مثلاً اُلو، بجو، گوہ، کوا وغیرہ وغیرہ۔

تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "وہابی نامہ" اور رسالہ "غیر مقلدین کے دلچسپ مسائل" وغیرہ وغیرہ۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۱۰ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

نوٹ: یہ فتویٰ ایک رسالہ کی صورت اختیار کر گیا ہے، اسے علیحدہ شائع کیا جائے تو اس کا نام ہے "فیض صاحب القبلتین في تحقیق ماء القلتین"

---

(26) سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب ما جاء أن الماء لا ينجسه شيء، الفصل الثاني، رقم: 61، 110/1

(27) از شرح مشکوٰۃ شیخ عبدالحق محدث وارکانِ اربعہ للعلامہ مولانا عبدالعلی بحر العلوم قدس سرہ

ماخذومراجع

۞صحیح بخاری؛مؤلف: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، (م: 256ھ)دار السلام لنشر والتوزيع الرياض، الطبعة الثانيه: 1419ھ1999م

۞صحیح مسلم؛مولف: امام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری (م: 461ھ)، ناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت

۞سنن ترمذی؛ مؤلف: امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، (م: 279ھ)ناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت

۞سنن أبي داؤد؛مؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق السجستانی (م: 275ھ)، القاھرة، مطبوعة: 1420ھ 1999م

۞السنن الکبریٰ للبیهقی، ناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولی: 1420ھ/1999م

۞مُصنف ابن أبي شيبة؛مولف: ابو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي(م: 235ھ)، الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة الأولى، 1423ھ 2003م

۞شرح معانی الاثار، عالم الکتب، الطبعة الاولی: 1414ھ، 1994م

۞عمدة القاری؛مؤلف: الشيخ العلامة بدر الدين العيني الحنفي(م: 855ھ)، ناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة الاولیٰ: 1418ھ/1998م

۞ المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، مؤلف: العلامة الإمام محی الدین أبو زکریا یحی بن شرف الدین النووی (م: 977ھ)، ناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولی: 1421ھ/2000م

۞لمعات التنقیح؛مؤلف: الشیخ المحقق العلامة محمد عبد الحق محدث دهلوی (م: 1052ھ)، ناشر: دار النوادر بیروت، الطبعة الاولی: 1435ھ/2014م

۞الهداية شرح بداية المبتدي؛ مولف: امام أبو الحسن علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الرشداني المرغياني، (م 593ھ)، الناشر: دار ارقم، بیروت، لبنان

۞تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولی: 1420ھ/2000م)

۞مظاہر حق، مطبع منشی نولکشور لکھنؤ، ملخصاً وملتقطاً